بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۶ رمضان ۱۳۹۲ھ ۱۵ اخاء ۱۳۵۱ ہش ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۴ اخاء - کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور نے محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی لنڈن میں دینی خدمات کا اور محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب مرحوم پانی پتی کی علمی و ادبی خدمات کا ذکر فرمایا۔ اِسکے بعد حضور نے سورہ التین کے آخری حصے کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ اور اس میں بیان کردہ چار روحانی انقلابات کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور کی طبیعت آج صبح ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ربوہ - ۱۴ اخاء حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے تحریر فرمایا ہے کہ میری طبیعت سر میں شدید درد۔ گھبراہٹ اور درد بدن وغیرہ سے بہت ناساز ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی بیٹی اور میری بھتیجی عزیزہ امۃ المجید بیگم (بیگم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب) کا ۱۸ اکتوبر کو راولپنڈی میں پتے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ نیز میری بھتیجی امۃ الجمیل بھی سخت بیمار ہے۔ عزیز مرزا منور احمد کی ٹانگوں اور کمر میں درد کی تکلیف بھی ابھی رفع نہیں ہوئی۔
تمام احمدی بھائی بہنیں ان سب کی کامل صحت کے لئے دعائیں کر کے ممنون فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا، یہ بیج بڑھیگا اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا

مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا، وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُسکے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وُہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دُوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وُہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلُودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خُدا فرماتا ہے کہ وُہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۳ و ۱۴)

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی اور محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیئے گئے

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی

ربوہ - ۱۴ اخاء - کل بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی مرحوم اور محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف لنڈن کی نماز جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں مقامی اور بیرونی احباب ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد ہر دو مرحومین کے جسدِ خاکی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص اجازت کے ماتحت قبرستان کے قطعہ شہداء میں سپرد خاک کئے گئے۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دُعا کرائی۔

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ممتاز بزرگ اور ملک کے نامور ادیب محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ۱۲ اخاء کی شام کو پانچ بجے میو ہسپتال لاہور میں اسی برس کی عمر میں انتقال فرما گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور کے باہر احباب لاہور نے ان کی نماز جنازہ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ کی اقتداء میں ادا کی۔ جس میں لاہور کے متعدد ممتاز ادیب، صحافی اور دیگر معززین شامل ہوئے۔ جس کے بعد اُن کے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی بعض دیگر دوستوں کے ہمراہ جنازہ بذریعہ ایمبولینس ربوہ لائے۔

محترم جناب چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ۷-۸ اکتوبر کی درمیانی شب کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۶۲ سال کی عمر میں اچانک لنڈن میں وفات پا گئے تھے۔ آپکا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لایا گیا اور وہ کل ربوہ پہنچا تھا۔ چوہدری صاحب مرحوم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم سابق منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے فرزند تھے۔ لنڈن میں ملازمت کرتے تھے اور وہاں کی جماعت کے سرگرم کارکن تھے اور کئی کئی گھنٹے روزانہ سلسلہ کا کام کرتے تھے۔ مرحوم نے ۲ لڑکے اور ۲ لڑکیاں اور بیوہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب مرحوم اور محترم چوہدری صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

پاکستان کی بقاء۔ استحکام اور فتنہ و فساد سے بچاؤ کیلئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں

غلبۂ اسلام کے حصول کی خاطر اپنے سب اختلافات مٹا کر ایک ہو جاؤ

تقویٰ اللہ کو اسکی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو تا خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچے رہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ ماہ تبوک ۱۳۵۱ھ (مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم، اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا:۔

"وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۔" (آل عمران: ۱۰۲ تا ۱۰۴)

اور جو شخص اللہ کی پناہ لے لے تو (سمجھو کہ) اُسے سیدھی راہ پر چلا دیا گیا۔

اس لئے اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور زندگی کے آخری سانس، موت کی گھڑی تک اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بنے رہو۔

اور تم سب (کے سب بغیر کسی استثناء کے) اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اور پراگندہ اور متفرق مت ہو۔ اور اللہ کا احسان (جو اُس نے تم پر (کیا) ہے یاد رکھو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی اور تم اُس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اُس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات (وہدایات) کو بیان کرتا ہے تاکہ تم (راہِ) ہدایت (اور صراطِ مستقیم پر چل کر کامیاب ہوں) کو پا لو"

اور اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"میں نے پچھلے خطبہ میں چند دعائیں کرنے کی بھی تحریک کی تھی۔

اُن میں سے

ایک دُعا کی تحریک یہ تھی

کہ دوست اپنے ملک کے استحکام اور بقاء نیز شرپسندوں کی شرارتوں سے بچاؤ کے لئے بھی دُعا کرتے رہیں۔

اس وقت ہمارے ملک کے دشمنوں کے منصوبے اپنی انتہاء تک پہنچ چکے ہیں۔ جو لوگ بظاہر ملک کے دوست ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دلوں میں بھی وطن کی وہ محبت نہیں پائی جاتی کہ جس کے نتیجہ میں قومیں پنپتی اور ترقی کرتی ہیں۔ چنانچہ ذاتی مفاد اور ذاتی رنجشوں کی پرواہ زیادہ ہے اور ملک کے اتحاد اور یکجہتی کی پرواہ کم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ایک لمبا، وسیع اور نہایت ہی حسین مضمون بیان فرمایا ہے۔ میں اس کے ایک پہلو کی طرف آج جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اصل مضمون کی طرف آؤں۔ میں یہ بات تمہیداً بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے نزدیک ہمارا یہ ملک بہ حیثیت قوم

دو حصوں میں

بٹا ہوا ہے۔ قوم کا ایک حصہ وُہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو پہچانتے ہوئے اور اس کی عظمت اور جلال کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہر چیز کے لئے اُسی کی طرف جھکتا اور ہر شر سے بچاؤ کے لئے اُسی کی پناہ میں آتا ہے۔ یا مجھے یُوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس ملک کا دُوسرا حصہ وُہ ہے جس کی اکثریت (سارے تو نہیں، کیونکہ ہمارے مُلک میں کچھ غیر مُسلم بھی آباد ہیں) خود کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب کرتی ہے وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ

مصیبت کے وقت

خدا تعالیٰ کی طرف بھاگنے کی بجائے اُن کے چہروں کا رُخ کسی اور طرف ہوتا ہے اور ہر خیر کا منبع اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم فیوض کو سمجھنے کی بجائے وہ خیر کا منبع کہیں اور تلاش کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ وُہ مسلمان ہیں۔ خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن اسلام کے یہ معنے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دینا حتیٰ کہ اپنی گردن بھی اُس کے آگے رکھ دینا کہ اگر خدا کی راہ میں جاتی ہے تو جائے، خدا کا پیار اور اُس کی رضا مل جائے، اُن کی زندگیوں میں اس قسم کا کوئی رنگ اور اسلام کے یہ حقیقی معنے جھلکتے نظر نہیں آتے۔

بہر حال جب وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو اس معنی میں ہم بھی اُن کو مسلمان کہتے ہیں۔ حالانکہ اُن کو دُعا کی طرف، اُن کو اعتصام باللہ

کی طرف ان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی طرف، ان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حصار میں محصور ہونے کی طرف توجہ یا تو سرے سے ہوتی ہی نہیں یا اگر ہوتی بھی ہے تو بہت کم ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات سے ناآشنا اور اس کے فضل جذب کرنے کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتے۔ اس لئے اب

37

ساری قوم کی ذمہ داری

جہاں تک دعا کرنے کا تعلق ہے وہ ہمارے کندھوں پر آپڑی ہے۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ ہمارے ملک کا ایک گروہ تو وہ ہے جو خدا کی عظمت اور جلال کی معرفت اور عرفان رکھتا اور اس کی تمام صفات حسنہ کا علم رکھتا ہے اور ہر ضرورت کے وقت اسی کی طرف جھکتا اور اسی کا سہارا لیتا ہے اور ہر شر سے بچنے کے لئے اسی کی پناہ میں آنے کے لئے انتہائی کوشش کرتا ہے۔ مگر ایک دوسرا گروہ جو ہے اس کی یہ حالت نہیں ہے۔ تاہم ان میں سے بعض لوگوں کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح جھٹپٹے کا وقت ہوتا ہے۔ شاید اسی طرح کی روشنی میں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو دیکھنے والے بھی ہوں۔ اس کی طرف توجہ بھی کرتے ہوں۔ لیکن ہمارے نزدیک وہ بھی تقویٰ کی راہوں کو اس کی ساری شرائط کے ساتھ قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ میں نے حالات کا یہ تجزیہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ جس حد تک ہم نے قرآن کریم کو سمجھا ہے ہم نے تو اسی کے مطابق بات کرنی ہے۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں مختصراً یہ بتایا تھا اور جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ

ملک کے استحکام کے لئے

بہت دعائیں کی جائیں کیونکہ دعائیں کرنے کی، اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈنے کی، اس سے مدد مانگنے کی اور اسی کے سہارے کامیابیوں کے حاصل کرنے کی امید اور آخرت میں سرخرو ہونے کی توقع رکھنے کی اصل ذمہ داری جماعتی لحاظ سے ہمارے نزدیک ہمارے اوپر عاید ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ ہمارے جو دوسرے بھائی ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ بھی اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس کی حفاظت اور پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔

اس وقت میں نے آیت کا ایک ٹکڑا اور دو پوری آیات تلاوت کی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا ہی وسیع مضمون بیان فرمایا ہے۔ اس میں

ایک بنیادی بات

جسے بڑا نمایاں کر کے ہمارے سامنے رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مذہبی تاریخ میں بھی ہوتا آیا ہے کہ انسانوں کے گروہ آگ کے گڑھے کی طرف دھکیل دیئے جاتے رہے۔ وہ دیکھ رہے ہوتے تھے کہ سامنے آگ کا گڑھا ہے جس میں آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں اور اس کے کنارہ پر کھڑے ہیں۔ یہ آج کی بات نہیں ہے۔ بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر اب دنیا میں یہی نظارہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ بعض دفعہ جماعت مومنین کا امتحان لینے کے لئے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیار کے اظہار کے لئے اور بعض دفعہ فسق و فجور یا کفر و نفاق کی سزا دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ قوموں نے اور جماعتوں نے خود کو آگ کے گڑھے کے کنارہ پر دیکھا۔

چنانچہ ایک آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لئے بھی تیار کی گئی تھی (محبوبیت کے اظہار کے لئے) اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نفس کو اور اپنے وجود کو اس آگ کے کنارہ پر دیکھا تھا۔ پھر ایک اور مخالفت کی آگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لئے بھی جلائی گئی اور بھڑکائی گئی تھی۔ تا ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ خاتم المرسلین سے کس قدر عظیم محبت رکھتا ہے۔ اس وقت اس چھوٹی سی جماعت نے خود کو

"عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ"

پایا تھا اور اس کے برعکس ایک آگ وہ بھی تھی جو اللہ تعالیٰ کے غضب کی ایک تجلی کے طور پر بغداد کی حکومت کو تہس نہس کرنے کے لئے ہلاکو خاں کے ذریعہ جلائی گئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھ کر اور مسلمان قوم کو اس کے کنارہ پر کھڑا پا کر خدا کے ایک بندہ نے خدا کے حضور عاجزانہ التجا کی تھی کہ اے ہمارے رب کریم! تیرے یہ بندے آگ کے کنارہ پر کھڑے ہیں۔ تو اپنے فضل سے ان کو اس آگ سے بچا۔ اور ان کی حفاظت کے سامان پیدا کر تو ان کے کان میں آسمان سے یہ آواز پڑی تھی۔

اَیُّھَا الْکُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّارَ

یعنی اے کفار فاسقوں کو قتل کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شدید العقاب بھی ہے چنانچہ کبھی لوگوں کو عذاب دینے کے لئے آگ بھڑکتی ہے۔

پس آگ خواہ کسی قسم کی ہو وہ نیک بندوں کو بظاہر جلانے کے لئے ناسمجھ، جاہل اور خدا سے دور لوگوں کی طرف سے جلائی گئی ہو۔ لیکن جو محبت کا نور بن گئی یا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کی آگ ہو۔ ہر دو صورتوں میں اس سے

بچنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (۱) اعتصام باللہ اور (۲) تقویٰ اللہ بتایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تم اللہ کی حفاظت کو حاصل کرو تو اس آگ سے بچ جاؤ گے۔ خواہ وہ خدا کے غضب کی آگ ہو یا مومنوں کا امتحان لینے کے لئے آگ جلائی گئی ہو۔ ہر دو صورتوں میں یہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہی ہے جو اس آگ کی تپش اور اس سے جھلس جانے سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زور بازو سے اس آگ سے محفوظ نہیں رہے تھے جو ان کو جلانے کے لئے بھڑکائی گئی تھی اور نہ ہی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اپنی ذاتی قوت اور طاقت یا اپنی دولت اور اقتدار کے نتیجہ میں کفار کی بھڑکائی ہوئی آگ سے محفوظ رہے تھے۔ یہ تو خدائے ذوالعرش کا فضل تھا جس نے یہ اعلان فرمایا تھا۔

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ

اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر دو موقعوں پر

فرشتوں کو بھیجا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کے لئے وہ آگ ٹھنڈک اور سلامتی کا باعث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کامیابی اور ترقی کا ذریعہ بن گئی۔ پھر اس نبی کی قوم نے (یونسؑ کی قوم) جو ساری کی ساری خدا کے غضب سے محفوظ ہو گئی تھی۔ اس نے (تمثیلی زبان میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ) اپنے آنسوؤں سے خدا کے پاؤں کو دھویا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو قہری عذاب سے بچایا تھا۔

پس ان آیات میں ایک چیز جو نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی تم اپنے آپ کو یا کسی اور کو آگ کے کنارہ پر کھڑا دیکھو گے تو اس آگ سے بچاؤ کا ایک ہی طریق ہے جو تمہیں اپنی تاریخ میں بھی اور انسانی زندگی میں بھی نظر آئے گا اور وہ ہے

اعتصام باللہ اور تقویٰ اللہ

اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان چمٹ جائے اور اس کی پناہ میں آ جائے اور وہ انسان کا ذمہ لے لے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کسی کو کیسے نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اگر انسان خدا کو اپنی ڈھال بنا لے تو دشمن کے تیر اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کی ڈھال کو چھیدنے والا کوئی تیر اس دنیا میں پایا جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔

پس اس وقت حالات بتا رہے ہیں اور ہر صاحب فراست کو یہ نظر آ رہا ہے کہ ہماری قوم شعلہ زن آگ کے کنارہ پر کھڑی ہے ان حالات میں ہماری دوہری ذمہ داری ہے۔

ایک ذمہ داری تو یہ ہے

کہ ہم یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے پاکستانی شہریوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ قرآن کریم کی اس تعلیم کو سمجھیں کہ بھڑکتی ہوئی آگ سے بچانا صرف خدا کا کام ہے۔ پس یہ آگ جو اس وقت ملک میں بھڑک رہی ہے خدا کرے لوگوں کو یہ نظر بھی آنے لگ جائے اور یہ حقیقت بھی ان پر عیاں ہو جائے کہ اس آگ سے سوائے خدا کے اور کوئی نہیں بچا سکتا اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اس کی باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

دوسری ذمہ داری

ہماری اپنی جماعت کی ہے کیونکہ اگر ملک میں آگ لگے تو ہماری جماعت بھی چونکہ ملک اور قوم کا ایک حصہ ہے اس کو نقصان پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ اس لئے ہمیں

اپنی جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ تم اپنی حفاظت کے لئے، اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے، اپنے ماحول کی حفاظت کے لئے اور اُن نعماء کی حفاظت کے لئے جو اللہ تعالےٰ نے محض احسان کے نتیجہ میں عطا فرمائی ہیں اور جن کا کوئی شمار نہیں ہے عاجزانہ طور پر اپنے رب کریم کے حضور جھکو اور اپنے آنسوؤں سے اس کے قہر کی آگ کو بجھانے کی کوشش کرو اور خدا سے ذاتی تعلق پیدا کر کے اس کی گود میں اپنے لئے جگہ بناؤ تا کہ اس کا پیار اور اس کی رحمت جوش میں آئے اور جو کامیابیاں اس کے بندوں کے لئے مقدر کی گئی ہیں (جن کی طرف ان آیات میں بھی اشارہ ہے وہ کامیابیاں) ہمارے حصہ میں بھی آئیں۔ ہمارے مقدر میں بھی ہوں۔

ان آیات میں جو دوسری بات نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص مجموعی طور پر اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس کے پیدا کردہ بندوں سے ایسے اختلاف نہیں رکھتا جو ان کے لئے مضرت کا باعث اور قوم و ملک کے اتحاد و یکجہتی کے لئے نقصان دہ اور انتشار کا موجب ہوں۔ وہ ایسے اختلافات کو مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ

اعتصام باللہ کے نتیجہ میں

تفرقہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ اعتصام کا لازمی نتیجہ ہے۔ جب جو شخص اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آ گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور اس کی صفات حسنہ کی معرفت حاصل کر لی وہ اس کی مخلوق سے نفرت کے ساتھ کیسے پیش آ سکتا ہے یا لوگوں کے لئے شفقت اور ایثار کے جذبات کیسے نہیں رکھ سکتا۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا مومنو! تمہارے اندر تفرقہ نہیں ہونا چاہیئے تاہم ایک تفرقہ تو وہ ہے جو فطرتی ہے وہ تو ہونا چاہیئے۔ اس قسم کے تفرقے سے میری مراد فطرتی اختلاف کا پایا جانا ہے یہ اختلاف تو انفرادیت کو اجاگر کرنے والا ہے مثلاً ایک باپ کے بچے ایک قسم کی فطرت، ایک قسم کے اخلاق، ایک قسم کی ذہنیت اور ایک جیسا حافظہ لے کر پیدا نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ ان کی شکلوں میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ لیکن یہاں وہ اختلاف مراد ہے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے رحمت کا موجب تھا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف اُن کے لئے رحمت کا موجب ہوگا۔ مگر شیطان آتا ہے اور اس اختلاف کو اس کے لئے رحمت کی بجائے زحمت اور ہلاکت کا موجب بنانے کی کوشش کرتا ہے اس اختلاف سے جو انسان کے لئے رحمت کی بجائے ہلاکت اور تباہی کا باعث ہو، اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے کیونکہ اعتصام کے بعد یعنی جب کہ خدا کو پہچان لیا، اس کے جلووں میں تنوع کی جھلک کا مشاہدہ کر لیا جب اس کی عظمت اور جلال کے نتیجہ میں اس کا خوف دل میں پیدا ہو گیا اور جب اس کی صفات حسنہ نے دل میں اس کے لئے

انتہائی محبت کا سمندر

موجزن کر دیا تو اس کی مخلوق کے ساتھ انسان کی شفقت اور پیار خود بخود قائم ہو جانا چاہیئے اور قائم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ اعتصام باللہ کا طبعی فطرتی نتیجہ ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ وہ اختلافات جو تفرقے اور انتشار کا باعث ہے وہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ تقویٰ کا فقدان ہے۔ زبان سے دعویٰ کرنا آسان ہے مگر عمل سے ثابت کر دکھانا مشکل ہے۔

پس ہماری جماعت کے ہر مرد و زن کا یہ فرض ہے کہ وہ محض زبانی دعویٰ پر انحصار نہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی برکتیں اور رحمتیں زبانی دعووں سے حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ وہ تو عمل کو دیکھتا ہے۔ اس کی نظر تو انسان کے

دل کی گہرائیوں تک

پہنچتی ہے اور وہاں نیکی اور طہارت کو تلاش کرتی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کو انسان کے دل میں خلوص اور باطنی پاکیزگی نظر آ جائے تو وہ اس سے پیار کرتا اور اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اگر انسان کے اندر ان چیزوں کا فقدان ہو تو وہ اس کے ظاہری دعووں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا بلکہ انہیں شیطان کی ریگ شکستہ وغیرہ گندی اور سڑی ہوئی چیز سمجھ کر پرے پھینک دیتا ہے۔

پس میں جماعت احمدیہ کے ہر چھوٹے اور بڑے، ہر جوان اور بوڑھے اور ہر مرد اور عورت سے کہتا ہوں کہ تم بھی

اپنے نفس کا محاسبہ کرو

تا ایسا نہ ہو کہ آج ملک میں جو فتنہ فساد ہمیں نظر آ رہا ہے تباہی اور انتشار کی بھڑکتی ہوئی جس آگ کو ہم دیکھ رہے ہیں، اس کے شعلوں کی لپیٹ میں ہم میں سے بھی کوئی آ جائے۔ کیونکہ بسا اوقات جو ظالم نہیں ہوتا وہ بھی اس کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ اس کا بھی قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے وہ ایک اور مضمون کے ضمن میں ہے اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جا سکتا۔

میرے سامنے اب بڑی کثرت سے یہ باتیں آنے لگ گئی ہیں کہ بعض خاندانوں یا بعض افراد میں دنیاداری زیادہ آ گئی ہے۔ ابھی کل ہی میں ایک خط پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ خاوند کا بیوی سے اس بات پر جھگڑا ہو گیا ہے کہ بیوی زیادہ جہیز نہیں لائی۔ میرا شرم کے مارے سر جھک گیا۔ میں کہتا ہوں جب تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو پکڑ لیا تو پھر اپنی بیوی سے یہ کیوں کہتے ہو کہ چونکہ "تو جہیز ہمارے مطلب کا لیکر نہیں آئی۔ اسلئے ہم تجھے تنگ کریں گے"۔ اسی طرح بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کرتی ہیں۔ بعض امیر لوگ ہیں جو اپنے غریب بھائیوں کو تنگ کرتے ہیں یا ان کی عزت نفس کا خیال نہیں رکھتے۔ تاہم میں بعض لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ورنہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہمیں بحیثیت جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اعلیٰ مقام

حاصل ہے۔ یہ مقام ہمیں خدا کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ ہی ملا ہے غرض میں مخلصین جماعت کی بات نہیں کر رہا۔ میں جماعت کے کمزور لوگوں کی بات کر رہا ہوں۔ لیکن چونکہ ہمیں یہ الٰہی حکم ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا

یعنی بغیر استثنا کے تم سب کے سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور اس کی پناہ میں آ جاؤ اس لئے میں نے استثنا کا ذکر کیا ہے اس غرض سے کہ یہ استثنا بھی جماعت میں نہیں رہنے چاہئیں۔ یا تو ان کی اصلاح ہو جانی چاہیئے اور یا ان کو چاہیئے کہ وہ خود ہی جماعت کو چھوڑ دیں۔ ہمارا اس شخص سے آخر کیا واسطہ ہے جو خدا کی آواز کو نہیں سنتا۔ جو اعتصام باللہ نہیں کرتا۔ جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہیں کرتا اور جو شیطانی تفرقے کی راہوں کو اختیار کرتا ہے۔ ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جمیعاً فرما کر سب کے اوپر ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس لئے ساری جماعت کا یہ فرض ہے کہ جہاں کہیں بھی اس قسم کا گند اور بھیانک استثنا نظر آئے اس آدمی کو سمجھائیں اور اس طریق سے سمجھائیں جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے اور جس کے متعلق اس نے فرمایا ہے کہ وہ

احسن اور پُر حکمت

ہونا چاہیئے۔ یعنی ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے سب سے اچھا طریق اختیار کرنا چاہیئے تاہم ایسے استثنائی احمدیوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے تو جماعت احمدیہ میں ان کی کوئی جگہ نہیں ہے اور اللہ تعالےٰ کے پیار میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

پس جماعت کو سارے تفرقے مٹا کر یکجان ہو جانا چاہیئے جس طرح جسم کے اعضاء ہوتے ہیں اسی طرح انہیں آپس میں متحد ہو جانا چاہیئے۔ دوستوں کو یاد ہوگا میں نے ۱۹۶۷ء میں اپنے یورپ کے دورے میں اس سوال کے جواب میں (جو ازراہ شرارت کیا گیا تھا اور جس کا اسی وقت اللہ تعالےٰ نے جواب سمجھا دیا تھا) یہ کہا تھا کہ خلیفۂ وقت اور جماعت

ایک ہی وجود کے دو نام

ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے اور سوال کا جواب بھی یہی تھا۔ مثلاً زید یا بکر یا عبداللہ

یا اسماعیل یا داؤد مختلف ناموں سے مرد اور امۃ اللہ یا امۃ الرفیق یا نصرت جہاں یا آمنہ یا نو قسم کے ہزاروں نام ہیں جن سے عورتیں پکاری جاتی ہیں۔ لوگوں کے یہ نام دراصل حقیقت کے ایک پہلو پر روشنی ڈالنے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت کا ایک پہلو ساری کی ساری حقیقت کو چھپا نہیں دیا کرتا۔ پوری حقیقت یہی ہے کہ جماعت کا ایک وجود ہے۔ مثلاً ہمارے ہاتھ کی (چار انگلیاں اور ایک انگوٹھا ملا کر) پانچ انگلیاں ہوتی ہیں۔ جس طرح کسی شخص کا انگلی کہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس کے وجود کا حصہ نہیں ہے اسی طرح زید یا بکر کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص جماعت کے وجود کا حصہ نہیں ہے۔

پس میں جماعت سے ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ تم ہر قسم کے تفرقوں کو مٹا دو کیونکہ اس کے بغیر تمہیں اللہ تعالیٰ کی برکتیں نہیں مل سکتیں۔ یہ وقت اتحاد و اتفاق کا ہے یہ وقت ملک کی یکجہتی اور سلامتی کے لئے قربانیاں دینے کا ہے۔ تباہی کی آگ شعلہ زن ہے۔ ہر سو فتنہ اور فساد نظر آ رہا ہے۔ پس ایسی صورت میں ہمارے دلوں میں اتحاد کے اس جذبہ کو یکجہتی کی اس روح کو اور ایک وجود ہونے کے اس احساس کو پہلے سے بھی زیادہ جوش مارنا چاہیئے جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان آیات میں تعلیم دی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری جماعت پر

بہت بڑی ذمہ داری

عاید کی گئی ہے۔ اس نے خود سلامت رہنا ہے اور دنیا کو سلامتی بخشنی ہے اس لئے تم اپنی سلامتی کے لئے اور اس مقصود کے حصول کے لئے جس کے لئے تم بحیثیت جماعت پیدا کئے گئے ہو یعنی غلبہ اسلام کے لئے اپنے سارے اختلافات کو مٹا کر اور لڑائی جھگڑوں کو دور کر کے ایک ہو جاؤ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کل آپ سے اللہ تعالیٰ کیا قربانی لے گا لیکن آج میں یہ بتا سکتا ہوں کہ آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ یہ ہلاکت کی آگ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر بچنا مشکل ہے

پس قرآن کریم کی زبان میں تم سے یہ کہوں گا

اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا

تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔ اسی طرح میں یہ بھی کہوں گا کہ تم

حَقَّ تُقٰتِهٖ

کی رو سے تقویٰ اللہ کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو تاکہ تم خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچ جاؤ اور اگر یہ آگ اس کی طرف سے بطور امتحان کے ہے تو تم اس میں کامیاب ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ رحمتیں حاصل کر سکو۔ اور غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

ضروری اعلان

نظارت تعلیم کو فوری طور پر ایسے دوستوں کے مندرجہ ذیل کوائف کی ضرورت ہے جو سکولوں یا کالجوں میں بطور اساتذہ ملازم ہیں یا ایم اے/ ایم ایس سی/ بی اے، بی ایس سی۔ بی ایڈ وغیرہ کرنے کے بعد ملازمت کے متلاشی ہیں۔

۱۔ نام ۲۔ ولدیت ۳۔ تعلیمی قابلیت مع مضمون و ڈویژن ۴۔ عمر
۵۔ موجودہ پتہ ۶۔ مستقل پتہ ۷۔ کس ملازمت پر ہیں/ کس ملازمت کے متلاشی ہیں۔
۸۔ کیا کوئی انٹرویو دے چکے ہیں نیز کب اور کہاں۔ اور کیا نتیجہ نکلا؟
۹۔ کیا بیرون پاکستان کوئی اعلیٰ ملازمت قبول کریں گے۔

براہ کرم ایسے تمام دوست نظارت کو فوری طور پر اپنے مفصل کوائف ارسال فرمائیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

خطبۂ نکاح

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کی ذمہ داری ایک عام احمدی مسلمان سے زیادہ ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

مورخہ ۶ر اخاء ۱۳۵۱ ہش (۶ر اکتوبر ۱۹۷۲ء) مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ صاحبزادی امۃ الحی درثمین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح محترم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب ابن مکرم عبدالسلام خان صاحب پشاور کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:- "اس وقت میں اپنی نہایت ہی پیاری بچی یعنی جو میرے لئے اپنے بچوں کی طرح پیاری ہے اور میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صاحبزادی ہے جس کا نام امۃ الحی ہے اس کے نکاح کا اعلان کروں گا۔

بڑی دعاؤں کے بعد اس نکاح کا اعلان ہو رہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرد ہونے کی حیثیت میں، آپ کے خاندان کے کسی فرد کی جماعت کے دوسرے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عزت نہیں ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ ہر ایک نے اپنا بوجھ خود اٹھانا ہے لیکن جو بوجھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والے بچوں اور بچیوں، بڑوں اور چھوٹوں اور مردوں اور عورتوں کے کندھوں پر رکھا گیا ہے وہ ایک عام احمدی مسلمان سے زیادہ ہے۔

پس افراد خاندان کی گو ذمہ داری بھی زیادہ ہے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے امکانات بھی زیادہ ہیں اور

استغفار کرنے کی ضرورت

بھی زیادہ ہے لیکن جہاں تک عزت اور احترام کا سوال ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی عزت اور احترام کسی احمدی سے زیادہ نہیں۔ ہر احمدی صاحب عزت و احترام ہے جو شخص احمدی نہیں وہ اگر اپنے بھائی کی عزت اور احترام نہیں کرتا تو ہمارے نزدیک وہ خدا کی گرفت میں ہے لیکن اگر ایک احمدی جو اپنے احمدی بھائی کی عزت اور احترام نہیں کرتا یا جو احمدی عورت اپنی بہن کی عزت اور احترام نہیں کرتی یا کوئی احمدی مرد اپنے رشتہ داروں میں سے کسی عزیزہ کی عزت اور احترام نہیں کرتا یا کوئی احمدی عورت اپنے عزیزوں میں سے کسی مرد کی عزت اور احترام نہیں کرتی تو وہ خدا کے نزدیک دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ مجرم ہے خدا تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ ہمیں ایک اخوت اور پیار اور باہمی مودت اور احترام کا ایک ایسا دریا بہا دیا ہے جس کا بہت بڑا پاٹ ہے۔ اور جس میں روز بروز پانی بڑھتا چلا جاتا ہے

پس ذمہ داریاں بڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے

دوست دعا کریں

ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس عزیزہ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے دولہا (جو پشاور کے ایک احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں) کو بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور انہیں بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

ان دعاؤں کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ کہ میں انشاء اللہ آئندہ بھی ان کے لئے دعائیں کرتا رہوں گا اور اس توقع کے ساتھ کہ سبھی احباب اپنی دعاؤں میں ان کو نہیں بھولیں گے میں اب اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت اور موجب ثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب سمیت لمبی دعا کرائی۔

ہر راہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کیجئے

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے
نورنظر اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوٹھی برائے فروخت

نہایت پختہ نئی خوبصورت کوٹھی مع تین بیڈ روم ایک ڈرائینگ روم ایک سٹور برآمدہ کچن فرش تمام چپس اٹیچ باتھ فلش سسٹم آرسی سی لینٹر پانی ٹیوب ویل سسٹم چنوائی تمام سیمنٹ۔ اہم ضرورت کے تحت نہایت مناسب قیمت پر فروخت کی جارہی ہے قیمت بالمشافہ طے کریں۔ سید رشید احمد شاہ۔ دارالنصر غربی ربوہ۔

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

جرمولین رجسٹرڈ

نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں در حملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۶۹۰۶

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ یعنی

مجموعہ اشتہارات جلد اول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں۔ ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اول طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے

ھدیہ: جلد اول مجلد ۱۰/- علاوہ محصولڈاک
مکمل سیٹ تین جلدوں میں ۳۰/- روپے
باقی دو جلدیں بھی جلد طبع ہو جائیں گی انشاء اللہ
آرڈر ریزرو کروالیں

ملنے کا پتہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

فون نمبر ۸۱۴

توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی کو علاوہ دیگر مقامات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جارہا ہے۔

سانگلہ ہل	وزیرآباد	گجرات
کھاریاں	جہلم	منگلا ڈیم
نیو میرپور	گوجرخان	راولپنڈی
اسلام آباد	واہ کینٹ	کیمبل پور
نوشہرہ چھاؤنی	مردان	سرگودھا
کوٹ مومن	بھیرہ	منڈی بہاؤالدین
پشاور	کوہاٹ	داؤدخیل
میانوالی	چشمہ بیراج	جوہر آباد
خوشاب	بھلوال	

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت اخبار الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے
متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

فارمیسی

پائلز کیور ★ پینیز کیور
اور
استھما کیور وغیرہ
پیٹنٹ ادویات

کے علاوہ ہومیوپیتھک و بایوکیمک گولیاں پوٹنسیاں۔ مدر ٹنکچر اور کتب بھی ہمارے ہاں دستیاب ہیں

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۶

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے ہے (مینیجنگ ایڈیٹر)

ضرورت ہے

ڈرائی کلینگ انڈسٹری ولانڈری میں چند پریس مینوں داشن مینوں اور ایک ماہر رنگ ریز کی ضرورت ہے اس کے علاوہ واشنگ و ڈریسنگ کا کام سیکھنے کے خواہش مند ہونہار و محنتی نوجوان بھی اپنے امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ کاریگر کا معمولی لکھا پڑھا ہونا لازمی ہے۔

المعلن۔ مرزا مبارک بیگ
برلاس ڈرائی کلینرز اینڈ لانڈرز
کمرشل سنٹر سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے
سالانہ چندہ صرف ۷/- روپے۔ (مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
و
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

خالص ولایتی نسل کی صحت مند

مرغیاں

یک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈوں کیلئے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ یک روزہ پٹھیاں ۲۷۵ روپے سینکڑہ
پانچ صد سے زائد ۲۲۵ روپے سینکڑہ
مکس چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ
(مینیجر)

ضرورت پلاٹ

دس یا پندرہ مرلہ کا ایک قطعہ زمین ربوہ میں برائے تعمیر مکان درکار ہے جو دوست اپنا قطعہ زمین فروخت کرنا چاہتے ہوں وہ اس کے کوائف سے ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔
حکیم قاضی نذر محمد چک چٹھہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

ہر قسم کی جسمانی کمزوریاں دور کرنے کے لئے مستقل فائدہ کی مجرب دوا

پیور الفلفا ٹانک

استعمال کیجیے

قیمت فی شیشی ایک ماہ کے لئے ۳/- روپے خرچ ڈاک ۱/۵۰
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴